عبدالقادر عودہ شہیدؒ بطور ماہرِ قانون اور التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی: ایک علمی اور معروضی مطالعہ

Abdul Qadar A'wdah Shaheed as a jurisprudent and his scholastic work *Ath-thashree 'a ul jinaayee al-islami muqaarinan bil QanÜn il alwadh' aee*: An objective study

Dr. Sardar Ali
Asistant professor Faculty of Uloome Islamia Qurtuba University Peshawar
E-mail: hsardarali313@gmail.com
Shah Parviz
Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies Abdul Wali Khan University Mardan
E-mail: shah00367829@gmail.com
Dr. Muhammad Ibrahim
Lecturer darul salaam college Khyber killi Ring Road Peshawar
E-mail: Ibrahimkpk44@gmail.com

Abstract
This Research paper brings about Hallmarks of the Islamic and current Egyptian legal systems as mentioned by Abdul Qadar aw' dah shaheed in his literary master pieces in Islamic and western jurisprudence. Islamic world bears a rich content for all forms of Islamic life style, moral, social, economic political and legal aspects from conceptualization till its application. The early compilation works, called Muthun of all four schools of fiqh bears testimony to this tradition stretching over a period of fourteen centuries. These Muthun basically elucidate pragmatics and semantics of Quran and Sunnah.In contemporary works, this Egyptian jurisprudent has established milestones in legal system based on Islamic and western jurisprudence, its sources and execution aspects. The works of Abdul Qadar is said to be the ultimate conceptual clearance not only for Egyptian government but also for the contemporary Islamic Legal thought process. Abdul Qadar's works have been translated, Researched, Analyzed and studied meticulously by modern academia in one form or the other. It is an honor to be the reader and researcher of aw'dah works. Any scholar or a jurist identifying any deficiency in his intellect could fill his research gap from the literary treasure of aw' dah works. This scholar has made an effort to provide an executive summary to the life, character, scholastic standing as jurisprudent, his compilations and precedents he has set for academia of Islamic and western world. This research paper comprises significantly an analysis and comparison of PPCs' selected sections i.e. sections pertaining to Criminal law only. The results show that PPC sections and Fiqh-ul-jinaayaath are almost identical, with some minor exceptions.
Keywords: Jurisprudent, Abul qadar Aw'dah, Ath-thashree 'a ul jinaayee al-islami muqaarinan bil QanÜn il alwadh' aee, PPC, Sections 330-337,Jurruh and Diyyat and Qisas

تعارف:

اُستاذ عبد القادر عودہ شہیدؒ بیسویں صدی کے عظیم اعلام میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1906ء میں مصر کے علاقہ شر بین کے ایک گاؤں "کفر الحاج شربني" میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے آبائی علاقے کے مدرسة المنصورة سے حاصل کی۔ وہ بچپن ہی سے نہایت سنجیدہ اور محنتی تھے۔ بچوں کی سی شرارتیں ان کے اندر بہت کم دیکھی گئیں۔ ان کے بچپن کے ساتھیوں نے ان کی سنجیدگی و متانت کی وجہ سے ہمیشہ ان کی عزت کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد پھر کھیتی باڑی میں لگ گئے۔ کچھ عرصے کے بعد دوبارہ تعلیمی سلسلہ بحال کیا۔[1] راجندرہ کالج فرید پور سے آپؒ نے سائنس کے مضامین میں ۱۹۲۷ء میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ اسی کالج میں تعلیم کے دوران وہ 1926ء میں اسلامی جمعیت طلبہ (اسلامی چھاترو شنگھو) میں شامل ہوئے۔ مقامی جمعیت کے ناظم بھی رہے اور کالج کی مختلف سوسائٹیوں میں بھی کئی مناصب پر ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ بی ایس سی کرنے کے بعد 1928ء ہی میں انھوں نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے داخلہ لے لیا۔ یہاں بھی وہ جمعیت کے اہم رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ اس کے بعد قاہرہ میں کلیۃ الحقوق میں داخلہ لیا، جہاں سے ۱۹۳۰ء میں امتیازی نمبروں سے سند فراغت حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مصری عدالتِ عظمیٰ میں جج کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ ان کی عدالت میں جو مقدمات پیش ہوتے تھے ان میں وہ ہمیشہ عدل وانصاف کو ملحوظ رکھتے تھے اور صاحب حق کے حق میں اپنا فیصلہ سناتے تھے۔[2]

خدمات:

اُستاد عبد القادر عودہؒ نے اپنی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ملازمت شروع کی، ان کا تقرر بطور سینئر ٹیچر بی ایس نور محمد پبلک کالج میں ہوا، جہاں انھوں نے چند سال فرائض سرانجام دیئے۔ بعد میں وہ اس ادارے کے پرنسپل بھی رہے۔ عبد القادر عودہؒ کو صحافت سے دلچسپی تھی اور ان کی ڈگری انٹرنیشنل ریلیشنز کے شعبے میں تھی۔ ان کو دو مرتبہ رپورٹرز یونین کا ممبر اور وائس پریذیڈنٹ بھی منتخب کیا گیا۔ آپ بنگلہ زبان میں جماعت اسلامی کے معروف روزنامے "سنگرام" کے ایڈیٹر رہے۔ آپؒ نے بیک وقت مصر میں منصبِ قضاء کو بھی سنبھالا۔ 1951ء تک شیخ عبد القادر عودہؒ عدالت عظمیٰ میں جج کے منصب پر فائز رہے۔[3] شیخ عبد القادر عودہؒ کا شمار مصر کے عظیم ماہرین قانون میں ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جنرل محمد نجیب کے عہد میں ملک کا دستور تیار کرنے کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کا انھیں رکن نامزد کیا گیا۔ اس موقع پر انھوں نے عوام کے حقوق کا دفاع کرنے اور ملکی دستور کو اسلامی اقدار اور قرآنی تعلیمات کی بنیادوں پر استوار کرنے کے معاملے میں قابل قدر خدمت انجام دی۔ 1953ء میں لیبیا کی حکومت نے

انھیں ملک کا دستور تیار کرنے کے لیے مدعو کیا۔[4] بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں دنیا کے مختلف حصوں میں جن تحریکوں نے اسلامی بیداری کا کارنامہ انجام دیا ہے، ان میں ایک اہم اور مشہور نام مصر کی " تحریک الاخوان المسلمون " کا ہے۔ آپ نے مصر کے سیاسی ماحول کو اسلامی فکر میں ڈھالنے کے لئے اخوان المسلمین کے فراہم کردہ پلیٹ فارم سے جدوجہد بھی جاری رکھی۔ اخوان کے درمیان شیخ عبدالقادر عودہؒ کو بلند مقام حاصل تھا۔ ان کا شمار چوٹی کے قائدین میں ہوتا تھا۔ اخوان کے بانی شیخ حسن البنا اور دیگر چوٹی کے قائدین سے ان کے قریبی تعلقات تھے۔ حسن البنا ان کا تذکرہ اکثر بڑے فخر اور احترام سے کیا کرتے تھے۔ انھیں نائب مرشد عام منتخب کیا گیا تھا۔ اخوان کے تمام کارکنان ان کی بات کو اہمیت دیتے تھے اور ان کے اشاروں پر چلتے تھے۔[5]

تصانیف:

شیخ عبدالقادر عودہؒ نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

- الاسلام و أوضاعنا القانونية (**اسلام اور ہمار قانون نظام**)
- الاسلام وأوضاعنا السياسية (**اسلام اور ہمارا سیاسی نظام**)
- الاسلام حائر بين جهل أبنائه و عجز علمائه (**اسلام اپنے فرزندوں کی جہل اور اپنے علماء کی کوتاہ دستی پر حیران ہے۔**)
- المال والحكم فى الاسلام (**اسلام میں مالیات اور حکمرانی کی اصول**)
- التشريع الجنائى الاسلامى مقارناً بالقانون الوضعى (**اسلام کا قانون فوجداری اور معاصر قوانین کا تقابلی مطالعہ**)

آپؒ کے تصانیف اور مطالعہ کا بنیادی محور اور موضوع اسلام بحیثیت نظام و قانون رہا ہے جس کی وجہ سے آپؒ نے اسلام کا قانون فوجداری اور اسلامی مالیاتی نظام، اسلامی ریاست اور اصول حکمرانی پر خصوصی توجہ دی۔ عقلی، نقلی اور تقابلی موازنہ سے اسلامی قوانین کی فوقیت و افاقیت ثابت کی ہے۔[6]

شہادت:

شیخ عبدالقادر عودہؒ فرانسیسی استعمار کے بڑے پرعزم مخالف تھے۔ اور رات و دن اس کوشش میں پیش پیش تھے۔ ان پر 18 دسمبر 2011ء کو 1971ء کے واقعات کی بنیاد پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے جن میں قتل کے الزام کے علاوہ آتش زنی اور عصمت دری کا بے بنیاد الزام میں ۱۳ دسمبر کو پھانسی کی تختہ دار پر لٹکا دیا۔ پھانسی دیتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ اور یوں آپ کی روح پرواز کر گئی۔[7]

خصوصیات کتاب التشریع الجنائی:

مذکورہ کتبِ خمسہ میں جس کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی، وہ "التشريع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی " آپ کی مشہور اور مایہ ناز تصفیف ہے۔ جس کو آپؒ نے ۱۹۴۹ء میں تالیف فرمائی۔[8] دنیا کے قانون داں حلقوں میں اس کتاب کو قدر و تحسین کی نظر سے دیکھا گیا۔ اس کی اولین اشاعت 1949ء میں دو جلدوں (1576 صفحات) میں ہوئی۔ اس کی اہمیت کی بناء پر حکومت وقت نے فیصلہ کیا کہ اس کے مصنف (عبدالقادر عودہؒ) کو ملک کے ایک بڑے انعام "جائزة فؤاد الأوّل"* سے نوازا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ شرط لگائی گئی کہ کتاب سے دو جملے حذف کر دیئے جائیں:

1) اسلام موروثی بادشاہت کا قائل نہیں ہے

2) اسلام میں کوئی حاکم قانون سے بالاتر نہیں ہے۔[9]

شیخ عبدالقادر عودہؒ نے ان جملوں کے حذف کرنے سے انکار کر دیا اور اس انعام کو ٹھکرا دیا۔ اس طرح انھیں نہ صرف اس خطیر رقم سے محروم ہونا پڑا، بلکہ شاہ فاروق کی ناراضی بھی مول لینی پڑی۔ اس ضخیم کتاب پر مصنف نے صرف ایک صفحہ کا مختصر ترین پیش لفظ لکھا ہے۔ اس میں تحریر کیا ہے:

أرجوأن القارى لاينتهى من قراءته الاّ وقد أصبح يعتقد بما اعتقده، وهو ان الشريعة الاسلامية هى شريعة كل زمان و مكان۔[10] مجھے امید ہے کہ قاری جب اس کتاب کو غور سے مطالعہ کر کے ختم کرے گا، تو قاری بھی میری طرح اس کا پختہ خیال ہو جائے گا کہ حقیقت میں اسلامی شریعت ہر جگہ اور ہر زمانے کا ساتھ دینے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر عودہؒ نے اس میں اسلام کے فوجداری و تعزیراتی قوانین کا موازنہ وضعی قوانین سے کرتے ہوئے ان پر شریعت اسلامی کی برتری ثابت کی ہے۔ اسی طرح انھوں نے ایک جگہ لکھا ہے:

"جب میں عصری قوانین کا موازنہ شریعت سے کرتا ہوں تو میرے موازنے کے مطابق ایک طرف ایک ایسا قانون ہوتا ہے جو برابر تبدیلی اور ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہوا دھیرے دھیرے کمال کی طرف بڑھتا ہے اور دوسری طرف وہ شریعت ہوتی ہے جو تیرہ صدیوں پیش تر نازل ہوئی تھی اور جس میں نہ ماضی میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مستقبل میں واقع ہو گی۔ وہ ایسی شریعت ہے جس کی فطرت تغیر و تبدیلی سے انکار کرتی ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اور اسے اللہ نے وجود بخشا ہے، جس نے ہر چیز کی تخلیق بہترین ساخت اور بہتر طریقے پر کی ہے، اس میں مزید بہتری کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ اس موازنے سے ہم دیکھیں گے کہ ناقابل تغیر قدیم ہمہ آں متغیر جدید سے بہتر ہے اور وضعی قوانین، ان میں نئی آراء اور نئے نئے احوال و نظریات شامل ہونے کے باوجود، شریعت کے معیار سے فروتر ہیں۔"[11]

فاضل مصنفؒ کی علمی کارنامے:

1) فاضل مصنفؒ کی یہ تصنیف معاصر قوانین کی طرح دفعات و فقرات پر مشتمل ہیں۔

2) فاضل مصنفؒ بحث کی آخر میں "بين القانون والشريعة" کا عنوان دے کر قانون شرعی اور قانون وضعی میں تقابل کر کے ثابت کیا ہے کہ معاصر مغربی قوانین کے مقابلے میں فقہ اسلامی کے فوجداری نصوص ،اصول اور نظائر و امثال زیادہ دور رس زیادہ مثبت اور نتیجہ خیز ہیں۔

3) فاضل استاد فقہ اسلامی کی چاروں مسالک کے مصادر اصلیہ کے حاصل مطالعہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرتے ہے اور حاشیہ پر متعلقہ مصادر کا اجمالی حوالہ بھی دیتے ہیں۔

4) معروف مسالک بیان کرنے کے بعد کسی ایک مسلک کو واجب الاتباع نہیں سمجھتے بلکہ حالات و ضروریات کی بنیاد پر کسی بھی مسلک کو دلائل اور قرائن کی روشنی میں ترجیح دیتے ہیں۔([12])

5) فاضل مصنفؒ نے "فقه العالمي" کی تصور کو اپنی کتاب میں تصدیقی عمل سے گزارا ہے مذکورہ کتاب کو "الموسوعة الفقهية والقانونية" قرار دیا جاسکتا ہے۔

6) فاضل مصنفؒ جہاں فقہ اسلامی پر مکمل دسترس رکھتے تھے وہاں عملی اور نظری طور پر معاصر قوانین پر بھی عبور رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے بوقت تقابل قانون شرعی کے خصوصیات ،جامعیت ،افاقیت ،ثابت کرتے ہیں۔ وہاں پر معاصر قوانین کی بنیادی خامیوں کی بھی نشان دہی کرتے ہے۔

7) کتاب ہذا میں ماہرین شریعت کے لیے فقہاء اور ماہرین قانون وضعی کے لیے شارحین کا اصطلاح استعمال کیا گیا ہے۔([13])

8) واضح رہے کہ کتاب "التشريع الجنائي الاسلامي مقارناً بالقانون الوضعي" فقہ اسلامی اور مغربی فکر کا موازنہ ہے تاہم دورانِ بحث فاضل مصنف نے فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کے متون مہیا کیے بغیر مفہوم پر اکتفاء کیا اور حاشیہ پر متعلقہ مصادر و مراجع کا حوالہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ وارِد احادیث کو بھی تخریجی عمل سے نہیں گزارا گیا اور نہ ہی مذکورہ کتاب کے اردو مترجم فاضل استاد ساجد الرحمٰن صدیقیؒ (م 1422ھ) کا اُردو ترجمہ بعنوان **"اسلام کا فوجداری قانون"** میں تحقیق کی اس رُخ پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ فقہ اسلامی اور وضعی قانون میں کسی فقہی اور قانونی مفہوم کا متعلقہ فقہی اور قانونی متن کے ساتھ مقابلہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ متن سے مقابلہ کیے بغیر محض اندراجِ مفہوم تحقیقی دنیا میں یک گونہ علمی شبہ پیدا کرتا ہے۔

التشریع الجنائی کا منہج واسلوب:

التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جُز میں 537 اور دوسرے جُزء میں 690 فقرات ہیں جبکہ مجموعی 1227 فقرات اس میں موجود ہیں۔ فاضل مصنفؒ نے فقرہ کو مادّہ اور دفعہ کے معنیٰ میں استعمال کیا ہے۔ پہلے جُزء میں فوجداری قوانین پر عمومی بحث کی گئی ہے جب کہ دوسرے جُزء میں فوجداری قوانین کی خصوصی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں فاضل استاذؒ کے دو کارنامے ہیں۔

1) ایک کارنامہ یہ ہے کہ ان کی یہ کاوش معاصر قوانین کی طرح فقرات اور دفعات پر مشتمل ہے۔ اس حوالے سے مذکورہ کتاب کی منہج کچھ اس طرح ہے کہ فاضل مصنفؒ بحث کو کتب، اقسام، فصول، مباحث، مطالب اور کبھی ذیلی فروع، فرع اوّل وغیرہ فراہم کر کے بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔ گویا کہ فاضل مصنفؒ کے نزدیک کوئی بھی کتاب کئی فصول اور ہر فصل کئی مباحث اور ہر مبحث مطالب پر مشتمل ہوتا ہے اور فروع کے حوالے سے فاضل مصنف کا طریقہ ذرا انوکھا ہے کبھی مطالب کو فروع کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں جیسے فقرہ نمبر 33۔ کبھی فرع کو ذکر کر کے بِلا ذکرِ مطلب بحث کو آگے بڑھاتے ہیں جیسے فقرہ نمبر 90 کے بعد فروعِ اربعہ بِلا ذکرِ مطالب یا فقرہ نمبر 139 کے بعد فرع 2 تا فرع 8 یا فقرہ 388 کے بعد فرع اوّل تا فرع چہارم کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے([14])۔ یقیناً اس قسم کی کاوش فقہ اسلامی کی ایک نئی جہت ہے۔

2) دوسرا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ فاضل مصنفؒ نے ہر بحث کے آخر میں قانونِ شرعی اور قانونِ وضعی کے درمیان تقابل کر کے ثابت کیا ہے کہ متعلقہ مسئلے میں معاصر مغربی قوانین کے مقابلے میں فقہ اسلامی کے فوجداری نصوص، اصول اور نظائر و امثال مغربی قوانین کے مقابلے میں زیادہ دوررَس، زیادہ مثبت اور نتیجہ انگیز ہیں۔ اور یہ کہ فقہ اسلامی کی فوجداریّت انسانی ذہن یا انسانی سماج اور اس کی ضروریات و تقاضوں کو نسبتاً اپیل کرتی ہے۔

اجمالی خلاصہ:

- کتاب التشریع الجنائی الاسلامی دو جلدوں پر مشتمل کتاب ہے شروع میں مقدمہ ہے۔ مقدمہ کتاب ۳۸ فقرات پر مشتمل ہیں جس میں مصنفؒ نے اسلامی اور معاصر قوانین کے تقابلی مطالعہ کی اہمیت، کتاب ہذا میں چار معروف مسالک پر اکتفاء، وجہ اکتفاء، منہج کتاب، اصطلاحات کتاب اسلامی اور معاصر قوانین

کا ارتقاء، اساس اختلافات، قانون اسلامی کی خصوصیات وامتیازات اور معاصر قوانین کی خامیوں پر سیر حاصل اور مدلل بحث کی ہے۔

- جلد اول دو کتابوں پر اور کتاب اول ذیلی اقسام پر مشتمل ہیں۔ جبکہ **القسم الاول من الکتاب الاول:** دو ابواب باب اول پانچ فصول جن میں سے فصل چہارم تین مباحث، فصل پنجم دو مباحث پر مشتمل ہیں۔(15)
- **القسم الثانی من الکتاب الاول:** قسم ثانی از کتاب اول تین ابواب، باب اول چار فصول ہیں، فصل اول پانچ مباحث پر،، مبحث اول مزید چار فروع پر، جبکہ فرع ثالث تین ذیلی اقسام پر مبحث دوم چار فروع اور مبحث ثالث دو فروع پر مشتمل ہیں۔ باب دوم دو مباحث پر، باب سوم دو فصول پر، فصل اول سات مباحث پر، اور فصل دوم دو مباحث جبکہ مبحث اول چھ فروع اور مبحث دوم چار فروع پر مشتمل ہیں۔
- **الکتاب الثانی از جلد اول:** کتاب دوم از جلد اول چھ ابواب جبکہ باب دوم چھ فصول پر اور فصل اول چھ مباحث پر مشتمل ہیں۔

التشریع الجنائی جلد ثانی دو ابواب پر، باب اول تین فصول پر، فصل اول چار مباحث، جبکہ مبحث اول دو اور مبحث سوم تین تین ذیلی ارکان پر، مشتمل ہیں۔(16)

- باب دوم سات کتابوں پر، کتاب اول تین فصول پر، فصل اول دو ارکان، فصل دوم تین مباحث، اور فصل سوم دو مباحث پر مشتمل ہے۔
- کتاب دوم: چار مباحث پر مشتمل ہیں۔
- کتاب سوم: دو مباحث، مبحث اول دو ارکان پر مشتمل ہیں َ۔
- کتاب چہارم: تین مباحث، اور مبحث اول چار ارکان پر مشتل ہیں۔
- کتاب پنجم: حد حرابہ تعریف اور احکام سے متعلق ہیں۔
- کتاب ششم: تین ارکان، بغی اور احکام بغی سے متعلق احکام فقھیہ فراہم کرتا ہے
- کتاب ہفتم: دو ارکان پر متشمل ہیں۔

کتاب کے آخر میں مصنفؒ نے فہرست مصادر و مراجع فراہم کیا ہے۔(۱) کتب التفسیر میں سے سات تفاسیر (۲) کتب الحدیث میں سے چھ کتب الحدیث (۳) کتب اصول فقہ میں سے سات کتابیں ۔(۴) فقہ مالکیہ میں سے چودہ

مصادر کا انتخاب (۵) فقہ حنفی میں سے اٹھارہ (٦) فقہ شافعی میں سے سترہ (٧) فقہ حنبلیہ میں سے دس کتابوں کا انتخاب کیاہوا ہے۔(٨) اسی طرح نو کتب متفرقہ کا حوالہ دیا ہے۔

مذکورہ بالا تیرہ بڑے بڑے خصوصیات اور نظریات شریعت اسلامیہ میں بطریقہ کمال ودوام پائے جاتے ہیں جبکہ قوانین وضعیہ مذکورہ بالا خصوصیات سے یا عاری ہے یا وقتی طور پر پائے جاتے ہیں۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان:

مکمل نام "مجموعہ تعزیرات ہند" ہے۔ پاکستان[17] کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہنگامی بنیادوں پر قانونی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے مشروط طور پر قانونی وشرعی اصلاحات کے ساتھ مذکورہ مجموعہ کو "بنامِ مجموعہ تعزیرات پاکستان" کے نام سے نافذ کیا گیا جس کو لاڈ میکاکے نے چندماہرین قانون کے ساتھ مل کر تیار کیا تھا۔ 16 اکتوبر ۱۸٦۰ء کو ہندوستان[18] میں اس کو ضابطہ فوجداری کے حیثیت سے بطور قانون نافذ کیا گیا۔[19]

خلاصہ مجموعہ تعزیرات پاکستان:

مذکورہ مجموعہ ۲۳ا صلی اور پانچ ذیلی ابواب جبکہ دفعات کے لحاظ سے ۵۱۱ اصلی اور آخر میں بطور ضمیمہ حدود آرڈیننس جو کہ ۴۰ دفعات، (۲۰ بابت جرم زنا اور ۲۰ دفعات بابت جرم قذف) پر مشتمل ہے۔

دفعہ ۱۔۵: تعارف مجموعہ:

دفعہ ٦۔ ۵۲: عام تعریفات وتشریحات ،املاک واموال، جرائم حیثیات وکیمیات، حاکم ومحکوم، مملکت پاشندگان مملکت، دستاویزات عدلیہ، سرکاری ملازمین اقسام اور تعارف پر مشتمل ہے۔

دفعہ ۵۳۔ ٧۵ : حدود شرعیہ کے علاوہ دیگر سزائیں بصورت مال کیت وکیفیت، بصورت قید، مؤبد ومؤقت، اور تعزیری سزائیں موت کے احکام پر مشتمل ہے۔

دفعہ ٧٦۔ ١٠٦: عام سزاؤں سے مستثنیٰ صورتیں، عدالتی کاروائی، صاحب حق کی کاروائی، تادیبی کاروائی، نابالغ اور مجانین کے افعال وجرائم بوقت تحفظ مال وجان، عزت سرزدشدہ جرائم پر مشتمل ہے۔

دفعہ ١٠٧۔ ١٢٠: جرائم میں معاونت کرنا، بصورت مال وجان جرائم پر پردہ پوشی کرنا، جرائم کے لیے تدابیر ومجالس منعقد کرنا۔

دفعہ ١٢١۔ ١٣٠ : مملکت کے خلاف عملی جنگ ،اقدام یااعانت ، جنگ کرنا، مملکت کے خلاف سازش ، مسلح جدوجہد، خفیہ منصوبہ بندی، شعائر مملکت کی توہین کرنا۔

دفعہ ۱۳۱۔ ۱۴۰: مسلح افواج (بری، بحری، فضائی) کے خلاف بغاوت، سازش، اغواکاری، مذکورہ افواج کے مخصوص وردی اور نشانات کو استعمال کرنا۔

دفعہ ۱۴۱۔ ۱۶۰: سکون عامہ کے خلاف جرائم، عوام الناس، طلباء کو وفاقی، صوبائی، قانون سازاسمبلی وعدلیہ کے خلاف استعمال کرنا

دفعہ ۱۶۱۔ ۱۷۱: سرکاری ملازمین سے سرزد شدہ جرائم رشوت خوری، فرائض منصبی میں ارتکاب غفلت اختیارات کامنفی استعمال کرنا۔

عوامی الیکشن سے متعلق جرائم حق انتخاب کی تعریف وشرائط، انتخابی مدت، دھاندلی دباؤ اور سرکاری یاعوامی مفاد کاذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا۔

دفعہ ۱۷۲۔ ۱۹۰: سرکاری ملازمین کے جائزاختیارات واحکامات کی تحقیر وتوہین کرناغلط اطلاعات کی تشہیر کرنا، کارسرکار میں مداخلت کرنا، سرکاری ملازمین کے خلاف بغاوت وسازش کرنا۔

دفعہ ۱۹۱۔ ۲۲۹: شہادۃ الزور اوراس کی سزامالی جانی، جعلی اسناد جاری کرنا عمل عامہ کو متاثر کرنا۔

دفعہ ۲۳۰۔ ۲۶۳: ملکی کرنسی کی توہین اور جعلی کرنسی جاری کرنا، سرکاری سٹامپ کاغلط استعمال کرنا، جعلی دستاویزات کااستعمال کرنا۔

دفعہ ۲۶۴۔ ۲۶۷: سرکار کی مقرر کردہ نرخ نامہ، مقادیر، مساحات، مزروعات، مندروعات کے خلاف ورزی کرنا۔

دفعہ ۲۶۸۔ ۲۹۴: صحت عامہ کو متاثر کرنے والے جرائم، ملاوٹ، جعلی ادویات بنانا، ٹریفک قوانین کے خلاف ورزی کرنا، اخلاقیات کو فحاشی وعریانی کے ذریعے متاثر کرنا۔

دفعہ ۲۹۵۔ ۲۹۸: مذہب کے متعلق جرائم، توہین، شعائرمذہب کرنا، مقدس ہستیوں کی توہین کرنا، فرقہ واریت اور مذہبی تشدد کو فروغ دینا، قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہنااوراپنے عقائد کی تبلیغ واشاعت کرنا۔

دفعہ ۲۹۹۔ ۳۶۹: جرائم جوانسانی نفس بصورت قتل اورمادون النفس بصورت قطع الاعضاء والجروح سے متعلق ہو، احکام واقسام، اسقاط حمل وجنس، جرائم میں صلح نامہ کرنا، بے جامزاحمت اور حبس، قصد جنائی، تھدید انسانی اغواکاری، جبری غلامی ومزدوری، زنابالجبر، عمل سدومیت کے متعلق تفصیلات بمع احکام موجود ہے۔

دفعہ ۳۷۰۔ ۴۶۰: احکام سرقۃ الصغریٰ وکبری عوامی اور حکومتی اشیاء کو چوری کرنا، استحصال سرقہ بالجبر کے احکام موجود ہیں۔

دفعہ ۴۶۱۔ ۴۶۲: پٹرولیم، گھریلوں صارفین، کمرشل یا صنعتی صارفین کے گیس میٹر اور لائنوں کو نقصان دینا، بجلی کے متعلق جرائم گھریلوں صارف کا بجلی میٹر میں مداخلت کرنا، بجلی چوری کرنا، ترسیل تاروں کو نقصان دینا۔

دفعہ ۴۶۳۔ ۴۸۹: جعلی دستاویزات بنانا وصیت ناموں کو تلف کرنا، نشانات، تجارت وملکیت ہیں۔ جعل سازی کرنا کرنسی اور بینک نوٹ، جعلی بنانے کے تفصیلات موجود ہے۔

دفعہ ۴۹۰۔ ۴۹۲: خدمتی اور عوامی معاہدات کے خلاف ورزی کرنا۔

دفعہ ۴۹۳۔ ۴۹۸: جرائم بابت ازدواج نکاح ثانی کرنا، نکاح صحیح کا یقین دلا کر عورت کے ساتھ دھوکہ کرنا منکوحۃ الغیر کا منفی استعمال کرنا۔

دفعہ ۴۹۹۔ ۵۰۲: حق شہرت کی تعریف تحریر یا تقریر کے ذریعے کسی کا حق شہرت کو مجروح کرنا۔

دفعہ ۵۰۳۔ ۵۱۱: تخویف مجرمانہ تقریر یا تحریر کے ذریعے فساد فی الارض کرنا اور ملکی امن وسلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کرنا۔[20]

حدود آرڈیننس جو کہ چالیس دفعات پر مشتمل ہے۔

۱۔ ۲۰ جرم زنا تعریف اقسام اور سزائے متعلق ہیں۔ جبکہ ۲۱۔ ۴۰ جرم قذف، احکام وشرائط سے متعلق ہیں۔ اسی طرح مجموعہ تعزیرات کے آخر مُتن بطور ضمیمہ، جرم منشیات امتناع اور سزائیں بطورادویات ودیگر مقاصد کے لیے لائسنس کا اجراء سرکاری اور قومی املاک کے متعلق جرائم کے بابت کئی اہم دفعات شامل ہیں۔[21]

معاصر پاکستانی قوانین بابت دیت تقسیم وادائیگی:

330: Disbursement of diyat. The diyat shall be disbursed among the heirs of the victim according to their respective shares in inheritance: Provided that, where an heir foregoes his share, the diyat shall not be recovered to the extent of his share. [22]

دیت مقتول کے وارثوں میں ان کے حصص وراثت کے تناسب سے تقسیم کی جائے گی، مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی وارث اپنا حصہ چھوڑ دے تو اس کے حصے کی حد تک دیت کی رقم مجرم سے وصول نہیں کی جائے گی۔

331: Payment of diyat: (1) the diyat may be made payable in lump-sum or in installments spread over a period of three years from the date of the final judgment.(23)

(۱) دیت کی ادائیگی یک مشت یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے تین سال پر محیط اقساط میں ادا کی جاسکتی ہے۔

فقہ اسلامی میں تصور دیت واحکام:

دیت کی لغوی تعریف: حق المقتول بہ حق ورثۃ المقتول والمجروح۔[24] **اصطلاح میں انسانی جان واطراف جان کے بدلے واجب ہونے والے مال پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔** المال الذی هو بدل النفس اورمادون النفس ،**اس طرح دیت کا اطلاق اس مال پر بھی ہوتا ہے جانی کی طرف سے بوقت جنایت مجنی علیہ کے ورثاء کو ادا کیا جاتا ہے۔**

مشروعیت دیت:

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا۔[25] اور جس شخص نے قتل کرلیا، مومن کو غلطی سے (پس اس کے لیے کفارہ ہے) ایک مومن غلام کو آزاد کرنا، اور خون بہا جو پہنچایا جائے مقتول کے گھر والوں تک مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ ابن قدامہ نے مشروعیت دیت پر اجماع امت نقل کیا ہے۔(26)

اصول دیت:

دیت کی ادائیگی کے لئے اصل معیار اونٹ ہے جس کے ذریعہ دیت کو قبول کرنا واجب ہے۔ ابن قدامہ نے اس پر اجماع امت نقل کیا ہے۔ اس کے ذریعہ دیت کو قبول علاوہ امام ابو حنیفہؒ، فقہاء مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ کے نزدیک عمرو ابن حزمؓ کے مکتوب کی وجہ سے سو اونٹ یا ایک ہزار دینار بتائے ہیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ نے دس ہزار درہم دیت مقرر فرمانے کی وجہ سے فقہاء کے نزدیک اونٹ، سونا، چاندی سے بھی دیت ادا کی جا سکتی ہے۔[27]

حنابلہ اور صاحبین کے نزدیک دیت چھ قسم کے اموال سے ادا کی جا سکتی ہے۔ اونٹ، سونا، چاندی، گائے، بکریاں، پوشاک۔[28]

مقدار دیت:

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہو کہ دیت کی مقدار بصورت اونٹ سو، بصورت سونا ایک ہزار دینار، بصورت چاندی، دس ہزار درہم بصورت بکری دو ہزار بکریان بصورت گائے، دو سو گائے بصورت پوشاک، دو سو جوڑے مقرر ہیں۔

تقسیم دیت:

جمہور فقہاء کے نزدیک دیت الاطراف کا مستحق مجنی علیہ ہے خواہ وصول کریں یا معاف کریں۔ دیت القتل مقتول کے ورثاء میں بقدر الحصص تقسیم ہوگی۔ جس طرح قرآن کریم اور حدیث رسول میں مذکور ہے۔ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ۔[29] اور مقتول کے ورثاء کو دیت تفویض کی جائے گی۔ فرمان رسول ﷺ: أن العقل ميراث بين ورثة القتيل على فرائضهم [30] دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث کے حصوں کی طرح تقسیم ہوگی۔

اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دیت بیت المال میں جمع ہو گی، رسول اللہ ﷺ کی فرمان کی وجہ سے: أنا وارث من لا وارث له أعقل عنه وأرثه(31)

میں اس کا وارث ہو جس کا وارث نہ ہو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اور بطور میراث لوں گا بھی۔

دیت تمام شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم ہونے پر جمہور فقہاء کا اتفاق ہے۔(32)

دیت کی ادائیگی کا وقت:

ابن قدامہ اور کاسانی نے قتل خطاء کی دیت تین سال میں ادا کرنے پر اجماع امت اور اجماع صحابہؓ قضاءِ عمر و علی بمحضرِ الصحابہ کے دلیل کی بنیاد پر نقل کی ہے۔(33)

333: Itlaf-i-udw. Whoever dismembers, amputates, and severs any limp or organ of the body of another person is said to cause Itflaf-i-udw(34)

جو کوئی شخص کسی شخص کے جسم کی کسی عضو یا جزو کو کاٹ دے، قطع کرے یا جدا کرے تو اسے اتلاف عضو کا مرتکب تصور کیا جاتا ہے۔

337: Shajjah (1)Whoever causes, on the head of face of any person any hurt which does not amount to itlaf-i-udw or itlaf-salahiyyat-i-udw is said to cause shajjah.(35)

جو کسی شخص کے سر یا چہرے ہر کوئی زخم لگانے جسے اتلاف عضو یا اتلاف صلاحیت عضو تصور نہ کیا جا سکتا ہو تو کہا جاتا ہے کہ اس نے شجہ لگایا۔

(2) The following are the kinds of shajjah, namely:
Shajjah-i-Khafifah, Shajjah-i-Mudihan,Shajjah-i-hashimah, Shajjah-i-munaqqilah,Shajjah-i-ammah; and Shajjah-i-damighah

(۲) شجہ کی اقسام درج ذیل ہیں: (۱) شجہ خفیفہ (۲) شجہ موضحہ (۳) شجہ ہاشمہ (۴) شجہ امہ (۵) شجہ دامغہ

335:itlaf-i-salahiyyat-i-udw. Whoever destroys or permanently impairs the functioning, power or capacity of an organ of the body of another person or causes permanent disfigurement is said of cause itlaf-i- salahiyat-udw.(36)

اتلاف صلاحیت عضو:

جو کوئی شخص کسی کے جسم کے کسی عضو کی فعلیت، قوت یا اہلیت کو ضائع کرے یا مستقل طور پر کمزور کر دے یا مستقل طور پر اس کی شکل بگاڑ دے تو اسے اتلاف صلاحیت عضو کا باعث کہا جائے گا۔

336: punishment for itLaf-i-salahiyat-udw whoever by doing any act with the intention of causing hurt to any person or with the knowledge that he is likely to cause hurt ot any person, causes Itlaf-i-salahiyyat-i-udw of any person shall

in consultation with the authorized medical officer, be punished with qisas and if the qisas is not executable, keeping in view to principles of equality in accordance with the injunction of Islam, the offender shall be liable to arsh and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years as ta,zir.(37)

جو کوئی شخص ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم پہنچانے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے، اس شخص کا اتلاف صلاحیت عضو کرے تو مجاز میڈیکل آفیسر کے ساتھ مشورہ سے اس قصاص کی سزا دی جا سکتی ہے اور اگر احکام اسلامی کے مطابق مساوات کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہو گا اور اسے دونوں میں کسی ایک قسم کی قید کی سزا بھی بطور تعزیر دی جا سکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

334: Punishment for itlaf-i-udw whoever by dong any act with the intension of thereby causing hurt to any person. Or with the knowledge that he is likely thereby to cause hurt to any person causes itlaf-i-udw of any person, shall in consultation with the authorized medical officer, by punished with qisas, and if the qisas is not executable keeping in view the principles or equality in accordance with the Injuctions of Islam the offender shal be liable to arsh and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may exient to ten years as fa.(38)

جو کوئی ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم پہنچانے کی نیت کرے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے۔ اس شخص کا اتلاف عضو کرے تو مجاز میڈیکل آفیسر سے مشورہ کر کے اسے قصاص کی سزا دی جا سکی ہے اور اگر احکام اسلام کے مطابق مساوات کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قصاص قابل نفاذ نہ ہو تر مجرم ارش کا مستوجب ہو گا اور اسے دونوں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا بطور تعزیر جا سکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

337-D. Punishment for jaifah Whoever by doing any act with the intention of causing hurt to a person or with the knowledge that he is likely to cause hurt to such person causes jaifah to such person shall be liable to arsh which shall be one third of either description for a term which may extend to ten years as ta,(39)

فقہ اسلامی میں تصور شجہ و غیر شجہ احکام و اقسام:

جرح کی لغوی و فقہی تعارف: عربی میں جرح مطلق زخم کو کہا جاتا ہے جرح اللسان زبان کے ذریعہ پیدا کردہ زخم۔(40)

حنابلہ وشافعیہ کے نزدیک قتل کے علاوہ تمام جنایات پر جرح کا اطلاق ہوتا ہے جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک سر اور چہرے کے زخم کو شجہ اور دیگر بدن کے زخموں کے لیے جرح استعمال کرتے ہیں۔

اتلاف عضو:

اس کا اطلاق اس فعل پر ہوتا ہے جس سے کسی عضو کو جزوی یا کلی طور پر جسم سے کاٹ دیا جائے۔

اتلاف اعضاء وجروح قصاص:

انسانی جان کی طرح انسانی اعضاء بھی واجب الاحترام والحفاظت ہیں۔ تحفظ جان کے لیے قصاص واجب ہے اس طرح تحفظ اعضاء کے لیے بھی قصاص بشرط مساوات واجب ہے۔ ابن قدامہ نے زخموں کے قصاص پر اجماع امت نقل کیا ہے۔[41]

مشروعیت قصاص سورۃ المائدہ کی آیت کریمہ ہے: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ[42] اور ہم نے لکھ دیا تھا ان (بنی اسرائیل) پر۔ اس (تورات میں کہ بیشک جان کے بدلے جان (کو قتل کیا جائے گا اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت' اور زخموں کا قصاص ہے۔

اتلاف منافع اعضاء:

اتلاف منافع اعضاء کا مطلب یہ ہے کہ جسمانی قالب کو برقرار رکھتے ہوئے بدنی اعضاء کی قوت، طاقت، صلاحیت، منفعت کو نقصان یا معطل کیا جائے مثلاً قوت عاقلہ، حافظہ، باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ، لامسہ۔

اتلاف منافع اعضاء کی سزا:

منافع اعضاء کے ابطال متعلقہ اعضاء کا ابدال ہے جس طرح کے اعضاء محترم ہیں اسی طرح منافع الاعضاء بھی واجب الاحترام ہیں۔

منافع الاعضاء مختلف ہونے کی وجہ سے ان کی دیت وقصاص بھی مختلف ہیں۔

(ا)۔۔۔ عقل، اساس منافع الاعضاء ہونے کی وجہ سے عقل کے ضیاع میں مکمل دیت واجب ہو گی۔ وفی العقل الدیۃ مائۃ من الابل۔ عقل میں مکمل دیت واجب ہو گی۔[43]

معاصر قوانین بابت شجہ غیر شجہ احکام واقسام:

337-A Punishment of Sahjjah. Whoever by doing any act with the intention of thereby causing hurt to any person or with the knowledge that he is likely thereby to cause hurt to any person causes:

Shajjah-i-Khafifah to any person shall be liable to daman and may also be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years as ta,zir(44)

جو کوئی ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم لگانے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم لگا سکتا ہے، درج ذیل زخم لگانے تو:

332: Hurt-(1) Whoever causes pain, harm disease, infirmity or injury to any person or impairs, disables or dismembers any organ of the body or part there of any person without causing his death, is said to cause hurt.(45)

زخم:(۱)جو کوئی شخص کو ہلاک کیے بغیر، اسے درد، ضرر، بیماری، ضعف یا چوٹ پہنچانے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کمزور کر دے، تو اسے زخم کہا جاتا ہے۔

337-B Jurh—(1) Whoever causes on any part of the body of a person other than the head or face a hurt which leaves a mark of the wound whether temporary or permanent is said to cuase jurh.(46)

ا۔ جو کوئی کسی شخص کے جسم کے کسی حصے پر ماسوائے سر اور چہرے کے زخم لگانے وج نشان چھوڑ جانے خواہ عارضی طور پر یا مستقل طور پر تو اسے جرح لگانا کہا جاتا ہے۔

(2) The following are the kinds of hurt:
Itlaf-i-udw, ITlalf-i-salahiyyat-i-udw, Shajjah, Jurh,and All kinds of other hurts.(47)

1. زخموں کی قسمیں حسب ذیل ہیں:(۱)اتلاف عضو(۲)اتلاف صلاحیت عضو(۳)شجہ(۴)جرح اور دیگر تمام اقسام کے زخم۔ چونکہ زخم کی مذکورہ تمام اقسام بالترتیب ذیل کی دفعات میں علیحدہ طور پر زکر کی گئی ہیں، اس لیے ان کی تفصیل اپنے متعلقہ دفعہ کے تحت دی جاتی ہے۔

اقسام واحکام شجہ:

فقہ اسلامی میں چہرے اور سر کے زخم کو شجہ کہا جاتا ہے جس کے اقسام دس ہیں۔

۱)حارمہ: جس میں صرف چمڑا پھٹ جائے۔ ۲)دامعہ: جس میں صرف خون ظاہر ہو جائے۔ ۳)دامیہ: جس میں خون نکلے۔ ۴)باضعہ: جس میں گوشت تھوڑ کٹ جائے۔ ۵)متلاحمہ: جس میں گوشت زیادہ کٹ جائے۔

۶) سمحاق: ہڈی کی جھلی ظاہر ہو جائے۔ ۷)موضحہ: جس میں ہڈہ کی جھلی کٹ جائے۔ ۸)ھاشمہ: جس میں ہڈی ٹوٹ جائیں۔ ۹)منقلہ: جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ امہ جو دماغ کے جڑ تک پہنچ جائے۔ ۱۰) دامعہ: جس میں ام الدماغ متاثر ہوتا ہے۔(48)

شجہ کی سزا:

مذکورہ شجہ خفیفہ کی اقسام میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف سمحاق میں قصاص ہے اور فقہاء جعفریہ کے نزدیک حارمہ ورامیہ، باضعہ، متلاحمہ اور سمحاق میں بھی قصاص ہے۔(49) ابراہیم نخعیؒ کے نزدیک حکومت عدل متعبر ہو گی۔ جبکہ امام شعبیؒ کے نزدیک حکومت عدل معتبر ہو گی۔ جبکہ امام شعبیؒ کے نزدیک مجرم سے علاج و معالجہ کے اخراجات وصول کئے جائیں گے۔(50) اور شجہ موضحہ میں بالاتفاق قصاص واجب ہے، شجہ ھاشمہ میں بالاتفاق دیت لیا جائے گا۔ حنفی اور جعفری فقہاء کے نزدیک دیت کا دسواں حصہ دس اونٹ، حنابلہ اور مالکیہ فقہاء کے نزدیک پندرہ اونٹ واجب الدیہ ہوں گے۔ شجہ، امہ، مامومہ اور دامغہ میں بھی عدم قصاص پر فقہاء کا اتفاق میں مجنی علیہ کے زندہ بچ جائے گی۔ اس صورت میں ثلث الدیۃ واجب ہے، اور مالکی فقہاء کے نزدیک حکومت عدل بھی واجب ہو گی۔(51)

معاصر قوانین بابت جائفہ غیر جائفہ احکام واقسام:

337-D. Punishment for jaifah.Whoever by doing any act with the intention of causing hurt to a person or with the knowledge that he is likely to cause hurt to such person causes jaifah to such person shall be liable to arsh which shall be one third of either description for a term which may extend to ten years as ta,zir.(52)

جائفہ کی سزا:

جو کوئی شخص ایسا فعل انجام دے جس سے کسی شخص کو زخم لگانے کی نیت ہو یا اس علم سے کہ اس فعل سے زخم پہنچ سکتا ہے وہ کسی شخص کو جائفہ لگائیے تو وہ ارش کا مستوجب ہو گا جو دیت کا ایک تہائی ہو گا اور دونوں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا بطور تعزیر دی جاسکتی ہے جو دس سال تک توسیع پذیر ہو سکتی ہے۔

فقہ اسلامی میں تصور جائفہ وغیر جائفہ احکام واقسام:

جائفہ کی تعریف اقسام واحکام: جائفہ وہ زخم ہے جو جوف تک پہنچ جائے، منافذ جوف درج ذیل ہیں۔ سینہ، پیٹ، پشت، پہلو، سرین(53)

جائفہ کی سزا:

سنن ابن ماجہ کی حدیث: لا قود فی المأمومة ولا الجائفة ولا المنقلة (54) دماغ اور جوف تک پہنچنے والے زخم اور ہڈی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے زخم میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جمہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جائفہ میں قصاص نہیں بلکہ دو تہائی دیت ہے جبکہ مالکی فقہاء کے نزدیک دیت متجمہ میں بنت مخاض، ابن لبون، حقہ بنت لبون، جذعہ میں سے ثلث دیت واجب ہو گی۔

غیر جائفہ:

فقہاء اربعہ کے نزدیک جائفہ اور شجاج کے علاوہ کسی یعنی عضو میں لگائے گئے زخم کو غیر جائفہ کہتے ہیں، جبکہ فقہاء جعفریہ بدن کے دیگر اعضاء میں زخموں کے ولی تقسیم وتفصیل معتبر ہے۔ جو تقسیم شجہ میں لی گئی ہے۔([55])

غیر جائفہ کی سزا:

غیر جائفہ کے متعلق مالکی فقہاء، شافعی فقہاء اور حنابلہ کے نزدیک اصول مساوات کو مد نظر رکھتے ہوئے قصاص وصول کی جائے گی۔ مالکی فقہاء کے نزدیک زخم کی طولاً، عرضاً اور عمقاً اندازہ لگا کر اس عضو سے قصاص لیا جائے گا۔ جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک جہاں مماثلث ومساوات ممکن ہو وہاں قصاص بصورت دیگر حکومت عدل

نقد وبصر:

- تقسیم دیت باعتبار مستحقین: جنایت مادون النفس کی صورت میں مجنیٰ علیہ اور بصورت قتل ورثاء مقتول اور توقیت دیت کے حوالے سے فقہ اسلامی کے تصریحات اور مجموعہ تعزیرات کے دفعہ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ کے توضیحات باہم موافق ہیں۔
- فقہ اسلامی شجہ کی قسمیں (خفیفہ اور غلیظہ) میں تفصیلی ذیلی اقسام بمع احکام فراہم کرتی ہے جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان شجہ خفیفہ کو اقسام اور احکام کے لحاظ سے مجمل چھوڑتی ہے۔ جبکہ غلیظہ کے ذیلی چار اقسام کی وضاحت بمع احکام کرتی ہے۔
- احکام کے لحاظ سے شجہ دامعہ کے حکم میں اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء اس میں ثلث دیت کے جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان مذکورہ دفعات کی رو سے اس میں نصف دیت وصول کی جائیں گی۔
- اقسام غیر جائفہ میں فقہاء جعفریہ اور مجموعہ تعزیرات کے رائے یکساں ہیں جبکہ سزا غیر جائفہ کے حوالے سے حنفی فقہاء اور مجموعہ تعزیرات پاکستان تصریحات باہم موافق ہے۔
- جمہور فقہاء کے نزدیک حدیث عمرو بن حزم ،دیت کے حوالے سے نص صریح ہے۔ جس کے اصول اور جزئیات متفق علیہ ہیں ۔ جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے دفعہ ۳۳۶ میں تصریح موجود ہے کہ "اگر احکامِ اسلامی کے مطابق اصول مساوات اور شرائط قصاص کو مد نظر رکھتے ہوئے نفاذ قصاص ممکن نہ ہو تو مجرم سے مالی جرمانہ لیا جائے گا۔ اس وجہ سے فقہ اسلامی کے تفصیلات اور مجموعہ کے تصریحات بابت قصاص جروح یکساں ہیں۔

نتائج البحث:

- دوران تحقیق و مطالعہ یہ بات مرتبہ یقین کو پہنچی کہ فقہ اسلامی میں دیگر قدیم وجدید معاصر قوانین کے بنسبت زیادہ وسعت اور فراخی موجود ہے۔

- دوسری اہم بات یہ ہے کہ فقہ اسلامی میں جہاں عبادات و معاملات پر تفصیلات موجود ہیں۔ وہاں فقہ اسلامی قوانین فوجداری سے متعلق مکمل و مدلل تفصیلات فراہم کرتی ہے گویا فقہ اسلامی میں ہر قسم مقدمات نمٹانے کی کامل صلاحیت موجود ہے۔

- بوقت تحقیق یہ بات بھی سامنے آتی کہ تمام قوانین وضعیہ میں نوعیت جرم میں اتحاد جبکہ تجویز سزا میں افتراق پایا جاتا ہے۔

- فاضل استاد فقہی آراء بیان کرکے کسی ایک فقہی مسلک کی تقلید نہیں کرتے بلکہ زمینی حقائق کو مد نظر رکھ کر فقہی مسالک کی روشنی میں رائے قائم کرتے ہیں۔

- فاضل استاد عبد القادر عودہ شہیدؒ نے فقہ اسلامی اور معاصر قوانین میں تقابل کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ فقہ اسلامی میں وسعت اور ہر قسم مسائل کا حل بطریقۃ اتم و اکمل موجود ہیں، جبکہ معاصر قوانین میں وہ فراخی اور وسعت موجود نہیں ہے۔

تجاویز و سفارشات:

- فاضل مصنف کے اصول اور منہج کے پیروی کرتے ہوئے کسی قومی یا علاقائی قوانین کو فقہ اسلامی کے ساتھ تقابلی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- فاضل مصنفؒ کی کتاب " **التشریع الجنائی**" فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کی بہترین موسوعة القانونية والفقهية (Encyclopedia of fiqha e Islami and age of Law) ہے جو کہ قانون کے طلباء و علماء کے لیے انتہائی مفید ہے۔

- جن مصنفین و مؤلفین نے حاصل مطالعہ اور اخذ کردہ مفاہیم کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا اور حوالہ جات میں اجمال پر اکتفاء کیا، ان تصنیفات و تالیفات مذکورہ منہج پر تحقیقی و موازناتی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- زیر نظر تحقیقی عمل کی روشنی میں فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کے دفعات فراہم کرکے تقابلی عمل سے گزار کر ایک جامع کاوش بصورت موضوع، بابت قانون امت مرحومہ کے سامنے آسکتا ہے۔

- قانون کے باب میں قدیم قوانین وضعیہ اور جدید قوانین وضعیہ کو بھی تقابلی عمل سے گزارا جاسکتا ہے۔

- دیگر کتبِ قانون کے متون وشروح کو دفعہ بندی کے عمل سے گزار کر ان کے مغلقات کو آسان اور ان کتابوں کو سہل اور قابل استفادہ بنایا جا سکتا ہے۔

-زیر نظر تحقیق کے روشنی میں فقہ اسلامی اور معاصر قوانین کے اصول وضوابط اور حکم کو مختصر اًمرتب کیا جا سکتا ہے۔

- قانون کے طلباء وعلماء کے نصاب میں اسے کتب کا شامل نصاب ہونا لازمی ہیں، جو کہ تقابلی اور موازناتی منہج پر مرتب ہو، جس میں اسلامی کے گہرائی وگیرائی اور افاقیت کو ٹھوس دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہو۔

حوالہ جات

1۔ الزرکلی، خیر الدین بن محمود، (م1396ھ)الاعلام ، دارالکتب العلمیة بیروت، 1422 ھ(ج4: ص42)

Al Zarkali, Khair udin bin Mahmood (1396 hj) Al Alam, Publisher: Darul Kutub ul Ellmia Birut, 1422 Hj,v 4: P 42

2۔ ایضاً: (4: ۴۳)

Ibid: v4, P43-

3۔ حامدی، خلیل بن احمد،اخوان المسلمون،تاریخ،دعوت وخدمات ،عالم الکتب،القاہرہ ۱۴۱۰ھ (ج1: ص87)

Hamdi, Khalil bin Ahmad, Ekhwan ul Muslimoon Thareekh,Dawat wa Khidmaat,publisher: Aalim ul Kutub, Qahira. 1410 Hj.v1: p 87

4۔ قاسم محمود، سید،اسلام کی احیاء کی تحریکیں اور عالم اسلام،مکتبہ الاحسان، سرکی روڈ کوئٹہ ،۲۰۰۸ء (ج1: ص519)

Qasim Mehmood Said, Islam ki Ehya ki Tahrekhi awr Aalam e Islam,publisher:Maktabatul Ihsan, Serki road Qutea,2008 Ad.v1: p 519

5 ۔ محمود عبدالحلیم، الاخوان المسلمون أحداث صنعت التاریخ،مکتبۃ العلمیہ، بیروت،۱۴۰۹ھ (ج۱: ص ۴۳)

Mahmood Abdul Haleem, Al Ikhwan ul Muslmoon Ahdas Swanat uta rekh. publisher: Maktaba tul Elmia Birut,1409 Hj.v1: p 43

6۔ محمد رضی الاسلام ندوی، ڈاکٹر، عبد القادر شہید راہ وفا نامہ زندگی، نئی دہلی، س ط ن، (ج3: ص38)

Muhammad Razi ul Islam Nadwi, Doctor, Abdul Qadir Shaheed, Rah e wafa Nama Zindagi.New Dehli, TN.v3: p 38

7۔ قاسم محمود، سید،اسلام کی احیاء کی تحریکیں اور عالم اسلام، مکتبہ الاحسان، سرکی روڈ کوئٹہ ،۲۰۰۸ء(ج1: ص523)

Qasim Mehmood Said, Islam ki Ehya ki Tahrekhi awr Aalam e Islam,publisher:Maktabatul Ihsan, Serki road Qutea,2008 Ad.v1: p 523

8۔ (فاروق ، الاتحادالاسلامی،المنظمات الطلابیة، قاهرة،طبع خامسة ،1977ء،الصفحة:109)

Faroque Al Etihad ul Islami al munazamat tu Tulabia Qahira,5th publishing P:109

*۔"فؤاد الأوّل" ایک ہزار مصری پونڈ کی شکل میں ایک مخصوص انعام کو کہا جاتا ہے۔بحوالہ مذکورہ بالا (الاتحاد الاسلامی، المنظمات الطلابیة، ص: ۱۱۰)

9۔ اصلاحی، عبداللہ فہد، ڈاکٹر، اخوان المسلون تزکیہ ،ادب ، شبہات، مکتبہ علمیہ ، س ط ن، (ج۱:ص 158)

Islahi,Abdullah Fahad, Doctor, Ekhwan ul Muslimun, Tazkia, Adab, Shubhat,publisher:Maktaba Elmia STN,v1: p158

10۔ ایضاً: (ا:159)

،Ibid: v1, P 159

11۔ ایضاً:(1:151)

Ibid: v1, P 151

12۔ ایضاً: 1: 5

Ibid:.v1: p 5

13۔ایضاً:1:6،

Ibid:.v1: p 6

14۔ عبد القادر عوده (م1374ھ) التشریع الجنائی الاسلامی مقارناً بالقانون الوضعی، (مکتبة التوفيقية، مصر۲۰۱۳ء) 1: 56

Uda, Abdul Qadir (1374 Hj) Al Tashreeul jenaye Muqarinan Bel Qaanun ul Wazie,Publisher: Darul kitab al Arabi, Birutli, STN.v1: p 56

15۔ ایضاً: ج1:ص 40–45،Ibid:.v1: p 40-45

16۔ ایضاً: 2: 595–600،Ibid:.v2: p 595-600

17۔ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا ۱۹۴۷ء کو انگریزوں نے ہندوستان کو دو آزاد ریاستوں بھارت اور پاکستان میں تقسیم کیا۔ پاکستان کے حصے میں برطانوی ہند کے شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقے آئے۔ مغربی حصے میں صوبہ مغربی پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان جو کہ پاکستان کے چار صوبے ہیں جب کہ مشرقی حصے میں مشرقی بنگال اور سلہٹ کا ضلع شامل تھا جو کہ اب موجودہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱، ۳۶۲، دانش گاہ پنجاب

18۔ ہندوستان (ہند) کے ایک ملک کا نام ہے۔ جسے قدیم زمانے میں جنوب مشرقی ایشیا کے علاقوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جن میں انڈونیشیا، ملایا کے علاقے بھی شامل تھے شمال مغربی علاقوں کے لیے سلدھ کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا، آخر میں ان تمام علاقوں کے لیے ہند کا لفظ مشہور ہو گیا، پھر دال کا لفظ الف میں بدل کر اند اور انڈ کی صورت میں مشہور ہو گیا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۲۳: ۱۷۳

20۔ پڈھیار، چوہدری صابر علی ،فوجداری ،میجرایکٹس ،مجموی تعزیرات پاکستان، عرفان لاء بک ہاؤس نزد ہائیکورٹ لاہور، 2015ء ص189

21۔Irfan Ahmad Saeed Pakistan penal Code ,Irfan law book House Lahore 1993AD P: 199

22۔Ibid: P 354

23۔Ibid: P 354

24۔تاج العروس، ۴: ۱۷۸

Taj ull Uros.v4: p 178

25 ۔النساء:۹۲

Al nisa : 92

26 ۔ابن قدامہ ،المغنی،۸: ۳۶۷

Ibne Qudama Al Mughni,v8: p 367

27 ۔ابن قدامہ ،المغنی،۸: ۳۶۷

Ibne Qudama Al Mughni,v8: p 367

28 ۔الکاسانی، بدائع الصنائع ،۷: ۲۵۳

Alkasani, Badai u sanai,v7: p 253

29 ۔النساء:۹۲

Al nisa : 92

30 ۔ سنن النسائی۶: ۱۷۶

Al nisai :v 6,P 176

31 ۔ سنن ابن ماجہ : ۲: ۸۷۹

Ibni maja:v2, P 879

32 ۔السرخسی،المبسوط،۲۶: ۲۸۸

Al Saraksi al Mabsute,v26: p 288

33 ۔الکاسانی، بدائع الصنائع ،۷: ۳۲۳

Al kasani, Badai u Sanai,v7: p 323

34۔فوجداری میجر ایکٹس، مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۵۳

Fojdari, Mijor Aiteks ,Majmoa tazerat,Pakistan,p153

35۔ Pakistan penal code: 356

36۔Ibid: P 356

37 ۔Ibid: P 354

38۔Pakistan penal code:p 355

39- Ibid: p 356

40 ۔ابن منظور، افریقی، لسان العرب، بذیل مادہ: جرح

Ibn e Manzoor lisan ul Arab point: Jarah

41 ۔ابن قدامہ ،المغنی،۸: ۳۶۷

Ibne Qudama Al Mughni,v8: p 367

42 ۔المائدہ:۴۵

Al maida : 45

43 ۔البیھقی، سنن الکبری حدیث: ۱۶۶۴۸

Qudama Al Mughni,v8: p 367

44۔Pakistan penal code:p 356
45۔ Ibid p: 358
46۔فوجداری میجر ایکٹس، مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۵۳
Fojdari, Mijor Aiteks ,Majmoa tazerat,Pakistan,p153
47۔ Pakistan penal code:p 355
48 ۔ تاج العروس،۳۱:۲۲۵
Tajul uruse,v31: p 235
49 ۔الکاسانی، بدائع الصنائع،۷: ۳۰۹
Al kasani ,Badae Sanai,v7: p 309
50 ۔ابن قدامہ ،المغنی،۷: ۷۷۰
Ibne Qudama Al Mughni,v7: p 710
51 ۔القواعد الفقہیہ ۱: ۳۰۰
Al qwaid ul Fiqhia,v1: p 300
52۔Irfan Ahmad Saeed, pakistam penal court,p358
53 ۔تاج العروس، ۳: ۱۷
Taj ull Uros.v3: p 17
54 ۔ سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۶۳۷
Ibni maja:Hadith: 2637
55 ۔ابن قدامہ ،المغنی، ۴: ۱۶۷
Ibne Qudama Al Mughni,v4: p 167